عمر فاروق صاحب کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔امین۔۲۴۰صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۲۶۰روپے پر حنفی مجلس عمل آزاد کشمیر سے دستیاب ہے۔کتاب منگوانے کا رابطہ نمبر 0302-4915208 (مبصر: مولانا اسلام حقانی)

● التقریر الحاوی علی مباحث السراجی..........مولانا فضل باقی

عہد نبوی ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کے دور خلافت میں بھی اس علم کو بڑی اہمیت حاصل رہی۔صحابہ کرامؓ میراث کے مسائل اس کے ماہرین سے پوچھتے تھے،جو صحابہ اس فن کے ماہر تھے ان کی رائے کو ترجیح دی جاتی تھی امام بیہقیؒ نے باب قائم کیا ہے،"باب ترجیح قول زید بن ثابت علی قول غیرہ من الصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین فی علم الفرائض" اس سے معلوم ہوا کہ میراث کے مسائل میں صحابہ کرامؓ بھی صرف اس فن کے ماہرین کو ترجیح دیتے تھے۔میراث کے مسائل پوچھنے اور اس فن کے سیکھنے کے لئے اس فن کے ماہرین کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے، یہ ہر کسی کا کام نہیں ہے اس وجہ سے میراث کے ماہرین کی وفات کو صحابہ کرامؓ نے ،،ذھاب علم ،، سے تعبیر کیا ہے۔

اسی اہمیت کے پیش نظر درس نظامی میں میراث کی درس وتدریس کیلئے علامہ سجاوندی کی مشہور کتاب ،،سراجی،، داخل درس ہے اور درس نظامی میں اس کتاب کو بڑی اہمیت حاصل ہے،لیکن اہمیت کے باوجود مشکل عبارات پر مشتمل ہے اس لئے سراجی پڑھانے والے مدرس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو آسانی سے سمجھائے، اسی مقصد کے پیش نظر ارباب علم نے مختلف زبانوں میں مطول اور مختصر شروحات لکھ کر اس کتاب کی بڑی خدمت کی۔اس سلسلے کی ایک کڑی مولانا فضل باقی صاحب کی کتاب التقریر الحاوی علی مباحث السراجی ہے۔

مولانا فضل باقی صاحب دارالعلوم حقانیہ کے فاضل ہیں عرصہ دراز سے دارالعلوم قاسم العلوم گندف میں پڑھاتے ہیں ممتاز عالم دین، تجربہ کار استاد اور ایک منجھے ہوئے اتالیق کی حیثیت رکھتے ہیں، اس کتاب میں سب سے پہلے انھوں نے اصل کتاب "سراجی" کا متن دیا ہے پھر اس کے تحت ترجمہ تشریح وتوضیح اور مثالیں بیان کی ہیں۔جس کی وجہ سے سراجی کی دیگر شروحات کی نسبت یہ شرح زیادہ تفصیلی ہے۔

کتاب میں مختلف علماء کرام کے تاثرات بھی شامل ہیں، ان شیوخ کی ان گراں قدر تاثرات سے اس کتاب کی ثقاہت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ان حضرات کی آراء اس کتاب کیلئے سند کی حیثیت رکھتے ہے، کتاب کی طباعت معیاری اور ٹائٹل جاذب نظر ہے،خوبصورت سرورق سے مزین اور مجلد ہے۔معلمین، متعلمین اور علم میراث سے دلچسپی رکھنے والوں کو مطالعے کی دعوت دی جاتی ہے۔کتاب کو دار التصنیف والتالیف دارالعلوم قاسم العلوم گندف نے شائع کیا ہے اور ضخامت صفحات: ۵۱۱ ہے۔ (مبصر: سعید الحق جدون)